مختلف اَنبیائے کرام اور بزرگانِ دین کے اِعتکاف کے
اَنداز اور اَحوال پر مشتمل تحریر

اللہ والوں کا اِعتکاف

صفحات: 28

پچھلی اُمتوں میں اِعتکاف کے انداز 02
حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اعتکاف 02
حضرت سلیمان علیہ السلام کا اعتکاف 04
حضور کا اعلانِ نبوت سے پہلے اعتکاف 07
صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا اعتکاف 13

پیشکش:
المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اللہ والوں کا اعتکاف

دُرود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: قِیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا، جو سب سے زیادہ مجھ پر دُرود شریف پڑھتا ہوگا۔ (1)

ذِکْر و دُرُود ہر گھڑی وِردِ زَباں رہے | میری فُضُول گوئی کی عادَت نکال دو (2)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اعتکاف عبادتِ الٰہی ہے

اِعتکاف اللہ پاک کا قُرب پانے، عبادات کی لذّت حاصِل کرنے اور بہت ساری نیکیوں کا ذریعہ بننے والی ایک عظیمُ الشّان عبادت ہے۔ اس کی شان و عظمت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ پاک نے حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السّلام کو اعتکاف کرنے اور طواف و نماز کی ادائیگی کرنے والوں کے لئے بیتُ اللہ شریف کی پاکی اور صفائی رکھنے کا حکم دیا، چنانچہ سورۂ بقرہ میں اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:

وَ عَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآىٕفِیْنَ وَ الْعٰكِفِیْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۱۲۵﴾ (پ1، البقرۃ:125)

ترجَمۂ کنزُالعرفان: اور ہم نے ابراہیم و اسماعیل کو تاکید فرمائی کہ میرا گھر طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لئے خوب پاک صاف رکھو۔

---

1 ...ترمذی، ابواب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ...الخ، ص144، حدیث:484، دار الکتب العلمیہ بیروت
2 ...وسائلِ بخشش، ص305 مکتبۃ المدینہ کراچی

تفسیر صراط الجنان میں ہے: یہی حکم مسجدوں کو پاک و صاف رکھنے کا ہے، وہاں گندگی اور بدبو دار چیز نہ لائی جائے، یہ سنّتِ انبیا ہے، یہ بھی معلوم ہوا کہ اعتکاف عبادت ہے اور گزشتہ اُمّتوں میں رائج تھا نیز پچھلی اُمّتوں کی نمازوں میں رکوع سجود دونوں تھے۔[1]

مشہور مفسرِ قرآن، مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: طواف و نماز و اعتکاف بڑی پرانی عبادتیں ہیں جو زمانۂ ابراہیمی میں بھی تھیں۔[2]

پچھلی اُمّتوں میں اعتکاف کے انداز

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ اعتکاف کی عبادت پچھلی اُمتوں میں بھی رائج تھی لیکن ان کا انداز کچھ مختلف ہوا کرتا تھا۔ اُمّتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا اعتکاف مساجد میں ہوتا ہے جبکہ پچھلی قوموں میں بہت سے انبیاء کرام علیہمُ السّلام اور ان کی اُمّتوں کے دیگر نیک افراد اللہ پاک کی یاد میں آبادی سے دور پہاڑوں، غاروں اور مختلف مقامات میں بھی اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ آیئے! چند انبیائے کرام اور سابقہ اُمّتوں کے اعتکاف کا انداز ملاحظہ کیجئے:

حضرت موسیٰ کا اعتکاف

اللہ پاک کے پیارے نبی حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے بارے میں آتا ہے کہ آپ نے کوہِ طُور پر 40 راتوں کا اعتکاف فرمایا تھا، اس کے بعد آپ علیہ السّلام کو توریت شریف عطا فرمائی گئی۔ چنانچہ قرآنِ کریم میں ہے:

وَ اِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰۤى اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً | ترجمۂ کنز العرفان: اور یاد کرو جب ہم نے موسیٰ

1... تفسیر صراط الجنان، پ1، البقرۃ، تحت الآیۃ:125، 1 / 204-205، مکتبۃ المدینہ کراچی

2... تفسیر نور العرفان، پ1، البقرۃ، تحت الآیۃ:125

(پ1،البقرۃ:51) سے چالیس راتوں کا وعدہ فرمایا۔

مشہور مفسّرِ قرآن، حکیمُ الاُمّت، حضرت مفتی اَحمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں:40راتیں اس لئے مقرر فرمائیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام سے اعتکاف کرانا اور اپنا وِصال عطا فرمانا مقصود تھا۔ رات وِصال (یعنی ملاقات) کا وقت ہے اور دن فراق (یعنی جدائی) کا، اسی لئے اہلُ اللہ(یعنی اللہ والے)رات کا آخِری حصہ جاگ کر گزارتے ہیں، تہجد وغیرہ پڑھتے ہیں۔ اور روزانہ رات میں رحمتِ الٰہی خَلق کی طرف متوجّہ ہوتی ہے نہ کہ دن میں۔ یا اس لئے 40 راتیں مقرر ہوئی تھیں نہ کہ دن، کیونکہ پہلی ذی قعدہ سے موسیٰ علیہ السّلام کا اعتکاف شروع ہوا اور دسویں ذوالحجہ دوپہر کے وقت انہیں توریت مل گئی، لہٰذا راتیں 40 اور دن 39 کیونکہ دسویں ذوالحجہ کو اعتکاف نہ فرمایا۔[1]

بنی اسرائیل نے نذر مانی تھی کہ اگر ہم کو اللہ پاک فرعون سے نجات دے گا تو ہم اس کی اِطاعت کریں گے، جب انہیں نجات مل گئی اور بنی اسرائیل فرعونیوں کی ہلاکت کے بعد مصر کی طرف لوٹے، تب حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے اُن کی وہ نذر یاد دلائی، تب انہوں نے عرض کی کہ ہم کو دل و جان سے یہ بات منظور ہے لیکن ہمیں اللہ پاک کے اَحکام کی خبر نہیں، ہم اطاعت کیسے کریں؟ موسیٰ علیہ السّلام نے اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کی، تب ان سے فرمایا گیا کہ تم کوہِ طور پر آنا اور وہاں 40 دن اعتکاف اور عبادت کرنا تاکہ جسمانی تعلّقات کم ہو کر مَلَکِیَّت کا ظہور ہو تب تم سے بلاواسطہ کلام بھی کیا جائے گا اور تمہیں توریت بھی دی جائے گی، موسیٰ علیہ السّلام توریت لینے کوہِ طور پر تشریف لے گئے۔[2]

1... تفسیر نعیمی، پ1، البقرۃ، تحت الآیۃ:51، 1/ 383 ملخصاً، نعیمی کتب خانہ گجرات

2... تفسیر نعیمی، پ1، البقرۃ، تحت الآیۃ:51، 1/ 384 بتصرفٍ

www.dawateislami.net

حضرت سلیمان کا اعتکاف

پیارے اسلامی بھائیو! دنیا سے کنارہ کش اور فارِغُ البال ہو کر (یعنی دنیوی کام کاج چھوڑ کر) ضروری کھانا پانی ساتھ لے کر یادِ الٰہی میں مشغول ہو جانا اللہ والوں کا مُبارک انداز رہا ہے۔ چنانچہ اللہ پاک کے پیارے نبی، حضرت سلیمان علیہ السّلام کا مبارک طرزِ عمل بھی ایسا ہی تھا، آپ علیہ السّلام کی عادتِ مبارکہ تھی کہ آپ سال سال، دو دو سال، مہینہ دو مہینے یا اس سے کم و بیش مدت کے لئے اپنا کھانا پانی ساتھ لے کر بیتُ المقدَس میں عبادت کرنے کے لئے مُعتکِف ہو جایا کرتے تھے، جب آپ کے وصال مبارک کا وقت آیا تو اس وقت بھی آپ علیہ السّلام مسجد بیتُ المقدَس میں ہی (بحالتِ اعتکاف) تشریف فرما تھے۔[1]

حضرت خضر و حضرت الیاس کا اعتکاف

اللہ پاک کے دو پیارے نبی، حضرت خضر اور حضرت الیاس علیہما السّلام کے بارے میں آتا ہے کہ دونوں زندہ ہیں اور ہر سال زمانۂ حج میں ملتے ہیں۔[2] بعض روایات کے مطابق حضرت خضر علیہ السّلام رمضان کے مہینے میں حضرت الیاس علیہ السّلام کے ساتھ بیتُ المقدَس کی جامع مسجد میں اعتکاف فرماتے ہیں، حج کے موقع پر عرفات میں حاجیوں کے ساتھ موجود ہوتے ہیں اور سال میں دو مرتبہ ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں: ایک مرتبہ حج کے موقع پر اور دوسری مرتبہ اعتکاف کے دنوں میں۔[3]

حضرت یعقوب کا اعتکاف

اللہ پاک کے پیارے پیغمبر، حضرت یعقوب علیہ السّلام جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے

---

1 ... تفسیر خازن، پ22، سبا، تحت الآیۃ:14، 3/444 دار الکتب العلمیہ بیروت

2 ... تفسیر خازن، پ16، الکھف، تحت الآیۃ:82، 3/175

3 ... بصائر ذوی التمییز فی لطائف الکتاب العزیز، بصیرۃ فی ذکر الخضر علیہ السّلام، 6/77، المکتبۃ العلمیہ بیروت

پوتے، حضرت اسحاق علیہ السّلام کے بیٹے اور حضرت یوسف علیہ السّلام کے والد ہیں، آپ نے اپنے فرزند حضرت یوسف علیہ السّلام سے جدائی کے بعد "بیتُ الاَحزان"[1] میں 40 برس تک اعتکاف کیا اور بعض کے نزدیک آپ 70 برس تک معتکف رہے۔[2] ملاقات کے بعد حضرت یوسف علیہ السّلام نے آپ سے مصر کے اندر اپنے محل میں رہنے کی درخواست کی تو آپ نے (اپنے فرزند سے) فرمایا: بہتر ہے کہ مجھے ایک الگ مکان دے دو تاکہ میں اس میں اللہ پاک کی عبادت کروں اور اس کی عطا کردہ نعمتوں پر اس کا شکر ادا کروں۔ چنانچہ حضرت یوسف علیہ السّلام نے اپنے والد کے ارشاد کے موافق ایک الگ مکان بنوا دیا۔ وہاں حضرت یعقوب علیہ السّلام کے دن روزے کی حالت میں اور راتیں عبادت میں گزرنے لگیں۔[3]

حضرت مریم کا اعتکاف

اللہ پاک کے پیارے نبی، حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی والدہ ماجدہ حضرت مریم رضی اللہُ عنہا جب پیدا ہوئیں تو اس وقت بیتُ المقدَس کے تمام عالِموں اور عابِدوں کے اِمام حضرت زکریا علیہ السّلام تھے جو حضرت مریم کے خالو تھے۔ حضرت زکریا نے حضرت مریم کو اپنی کفالت اور پرورش میں لے لیا اور بیتُ المقدَس کی بالائی منزل میں تمام منزلوں سے الگ ایک محراب بنا کر حضرت مریم کو اس محراب میں ٹھہرایا، چنانچہ حضرت مریم رضی اللہُ عنہا اس محراب میں اکیلی خدا کی عبادت میں مصروف رہنے لگیں اور حضرت زکریا علیہ السّلام صبح و شام محراب میں ان کی خبر گیری اور کھانے پینے کا انتظام کرنے کے لئے آتے جاتے

---

1 ... یہ ایک جگہ تھی جو دمشق (شام) اور ساحلی علاقے کے درمیان ہے، کہا جاتا ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السّلام اپنے بیٹے یوسف علیہ السّلام سے جدائی کے بعد 40 سال تک یہاں گوشہ نشین رہے۔ (معجم البلدان، 1/615)

2 ... بصائر ذوی التمییز فی لطائف الکتاب العزیز، بصیرۃ فی ذکر یعقوب علیہ السّلام، 6/43

3 ... ماہنامہ خواتین، فروری 2024 (شمارہ نمبر 28)، ص 16-17۔۔ بحر المحبۃ فی اسرار المودۃ، ص 160-161

رہے۔[1] عبادتِ الٰہی کے لیے آپ رضی اللہ عنہا کی خلوت گزینی یعنی تنہائی اختیار کرنے کا تذکرہ کرتے ہوئے اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:

وَ اذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ مَرْیَمَۘ-اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِیًّاۙ(۱۶) (پ16، مریم:16)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور کتاب میں مریم کو یاد کرو جب وہ اپنے گھر والوں سے مشرق کی طرف ایک جگہ الگ ہو گئی۔

اس آیتِ مبارکہ میں حضرت سیدتنا مریم رضی اللہ عنہا کی خلوت کا ذکر ہے کہ وہ اپنے مکان میں یا بیتُ المقدَس کی شرقی جانب میں لوگوں سے جدا ہو کر عبادت کے لئے خلوت میں بیٹھ گئیں۔[2]

قبیلۂ قریش والوں کا اعتکاف

نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے اہلِ عرب میں بہت ساری برائیاں اور جہالتیں پھیل جانے کے باوجود کچھ نہ کچھ دینِ ابراہیمی کی عبادات اور اَوصاف باقی تھے مثلاً: مہمان نوازی، مسافروں کی مدد، عاشوراء کا روزہ رکھنا وغیرہ۔ اسی طرح قبیلۂ قریش میں سے کچھ عبادت گزار لوگ غارِ حرا میں جا کر اعتکاف بھی کیا کرتے تھے۔ جب وہ اپنے اعتکاف سے واپس آتے تو پہلے خانۂ کعبہ کا طواف کرتے اور پھر اپنے اپنے گھروں کی طرف لوٹ جاتے تھے۔ چنانچہ حافظ ابنِ کثیر رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ان کا یہ عمل اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ قبیلۂ قریش کے مُتعبِّدِین یعنی عبادت گزاروں کی یہ عادت تھی کہ وہ غارِ حرا میں عبادت کرنے کے لئے اعتکاف کیا کرتے تھے۔[3]

---

1 ... عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص65 بتصرفٍ، مکتبۃ المدینہ کراچی

2 ... تفسیر خزائن العرفان، پ16، مریم، تحت الآیۃ:16 ماخوذاً

3 ... البدایۃ والنہایۃ، باب کیف بدء الوحی، عمرہ وقت بعثتہ وتاریخھا، 4/8، دار المعرفہ بیروت

حضرت عبدُ المطّلب کا اعتکاف

رسولِ اَکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دادا عبدُ المطّلب بڑے ہی نیک نفس اور عابد و زاہد تھے۔ غارِ حرا میں کھانا پانی ساتھ لے کر جاتے اور کئی کئی دنوں تک لگاتار اللہ پاک کی عبادت میں مصروف رہتے۔ رمضان شریف کے مہینے میں اکثر غارِ حرا میں اعتکاف کیا کرتے تھے، اور اللہ پاک کی یاد میں گوشہ نشین رہا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا نورِ نبوت ان کی پیشانی میں چمکتا تھا اور ان کے بدن سے مشک کی خوشبو آتی تھی۔ (1)

پیارے آقا کا اعتکاف

پیارے اسلامی بھائیو! حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں متعدّد مرتبہ اعتکاف فرمایا ہے، آپ کا اللہ پاک کی یاد اور اس کی عبادت کے لئے اعتکاف کا معمول اعلانِ نبوت سے بھی پہلے کا ہے، چنانچہ؛

اعلانِ نبوت سے پہلے اعتکاف

اللہ پاک کے آخری نبی، محمد عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اعلانِ نبوت سے پہلے بھی سال میں ایک بار ماہِ رمضان میں غارِ حرا کے اندر تشریف لے جاتے، وہاں اعتکاف فرماتے اور اللہ پاک کی عبادت میں مشغول رہا کرتے تھے (2) اور بعض کُتُبِ سیرت میں یہ بھی ہے کہ جب آپ پورے مہینے کا اعتکاف مکمل کر لیتے تو سب سے پہلے خانۂ کعبہ آکر طواف کرتے تھے اور پھر اپنے گھر کی طرف تشریف لے جاتے تھے۔ (3) غارِ حرا میں آپ کا اعتکاف کبھی

---

1 ... شرح الزرقانی، المقصد الاول فی تشریف اللہ تعالی..الخ، 1/135-138 مختصراً، دار الکتب العلمیہ بیروت

2 ... سیرۃ ابن اسحاق، الجزء الثانی من کتاب المغازی، ص101 / سیرتِ رسول عربی، ص80 ماخوذاً

3 ... سِیَر اعلام النبلاء، رقم: 1، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ابو القاسم سید المرسلین، 1/79، دار الفکر

چھ ماہ تک بھی طویل ہو جایا کرتا تھا۔اسی اعتکاف کے دوران آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السّلام وحی لے کر حاضر ہوئے اور آپ نے دعوت و تبلیغ کا فریضہ سرانجام دینا شروع کر دیا۔ چنانچہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: علما فرماتے ہیں کہ حضور نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اللہ پاک نے ہمیشہ یعنی نبوّت کے ظہور سے پہلے اور بعد (بھی) شرک و کفر اور گناہ سے محفوظ رکھا اور آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اوّل عمر ہی سے عابِد و زاہد تھے، کسی عبادت میں کسی دوسرے نبی کی اتّباع نہ کی بلکہ ظہورِ نبوّت سے پہلے دینِ ابراہیمی کی عبادتیں کرتے تھے جو اسلامی عبادات کے مطابق تھیں، جب حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر پہلی وحی آئی تو حضور اکرم غارِ حرا میں اعتکاف و عبادات کر رہے تھے۔[1] اسی طرح ایک جگہ لکھتے ہیں کہ حدیث شریف میں ہے: جب حضور پر پہلی وحی آئی تو آپ غارِ حرا میں اعتکاف و عبادات میں مصروف تھے۔[2]

اعتکاف کے لئے غارِ حرا کو خاص کرنے کی حکمت

علامہ ابنِ حَجَر عسقلانی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: حضرت عبدُ اللہ بن سعد بن اَبِی جَمْرَہ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: ”نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے غارِ حرا کو خلوت نشینی کے لئے خاص کرنے کی حکمت یہ تھی کہ جو شخص اس میں آکر قیام پذیر ہوتا ہے تو اس کے لئے خانۂ کعبہ کو دیکھنا بھی ممکن ہوتا ہے۔ اس اعتبار سے جو غارِ حرا میں خلوت نشین ہوتا ہے اس کو 3 عبادات کا اجر ملتا ہے۔ (1) خلوت نشینی اختیار کرنے کا۔ (2) عبادت کرنے کا۔ (3) بیتُ اللہ شریف کی زیارت کرنے کا۔“

---

1 ...مرآۃ المناجیح، 2/371، نعیمی کتب خانہ گجرات

2 ...مرآۃ المناجیح، 8/368

غارِ حرا میں عبادت کے لئے جانا اُن کے دین کے بقیہ رہ جانے والے اعمال میں سے تھا جو قریش والوں کے نزدیک اعتکاف کے طریقے پر رائج تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جس زمانے میں غارِ حرا میں خلوت نشین ہوتے تھے وہ رمضان شریف کا مہینہ ہوتا تھا۔ جس طرح قبیلہِ قریش والے یومِ عاشورہ کا روزہ رکھا کرتے تھے،[1] اسی طرح رمضان کے مہینے میں غارِ حرا کا اعتکاف بھی کیا کرتے تھے۔

اس سے یہ بات اور بھی واضح ہو جاتی ہے کہ غارِ حرا کی فضیلت دیگر مقامات کے مقابلے میں زیادہ ہونے کے باوجود قبیلہِ قریش والے حضور نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر غارِ حرا کے بارے میں کوئی اعتراض اس لیے نہیں کرتے تھے، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دادا حضرت عبد المُطَّلِب رضی اللہُ عنہ قریش والوں میں سے پہلے شخص تھے جو غارِ حراء میں جاکر خلوت نشینی کیا کرتے تھے، اور قریش والے ان کی بزرگی اور بڑی عمر کے باعث انہیں بہت تعظیم دیتے تھے۔ اور جو لوگ عبادت گزاری کی طرف مائل ہوتے، وہ حضرت عبدُ المُطَّلِب رضی اللہُ عنہ کی پیروی کرتے تھے۔ اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بھی اپنے دادا حضرت عبدُ المُطَّلِب رضی اللہُ عنہ کے مقامِ خلوت میں تشریف لے جایا کرتے تھے، اور آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شان و عظمت کی وجہ سے آپ کے چچاؤں نے یہ مکان آپ کے سپرد کیا ہوا تھا۔[2]

بعدِ ہجرت کبھی اِعتکاف نہ چھوڑا

نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اعلانِ نبوّت کے بعد بھی اعتکاف فرمایا[3] اور بعض

---

1 ...بخاری، کتاب الصوم، باب وجوب صوم رمضان، ص 501، حدیث:1893، دار المعرفہ بیروت

2 ...فتح الباری، کتاب التعبیر، باب اوّل مابدیٔ بہ رسول اللہ...الخ، 12/ 445، تحت الحدیث:6982، دار السلام ریاض

3 ...مرقاۃ المفاتیح، کتاب الفضائل والشمائل، باب المبعث وبدء الوحی، 10/ 527، تحت الحدیث:5851 دار الکتب العلمیہ بیروت

رِوایات کے مطابق ہجرت کے بعد آپ نے اپنی مبارک زندگی میں کبھی اعتکاف تَرک نہ فرمایا، چنانچہ حضرت امام ابنِ شَہاب زُہری رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: مجھے مسلمانوں پر تعجب ہوتا ہے کہ انہوں نے اعتکاف ترک کر دیا حالانکہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مدینۂ منوّرہ میں تشریف لانے کے بعد کبھی اِعتکاف ترک نہ فرمایا۔[1]

شبِ قدر پانے کے لیے اعتکاف فرمایا

اُمَّتِ محمدیہ کو عطا کی گئی نعمتوں میں سے ایک نعمت شبِ قدر بھی ہے، یہ بہت بڑی عزّت عظمت والی رات اِس اُمَّت کی خصوصیات میں سے ہے۔ اس شب میں عبادت کرنے والا اپنے گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے، جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: جس نے ایمان اور ثواب کی نیت سے شبِ قدر میں قیام کیا اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔"[2]

ایک مرتبہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اس رات کو تلاش کرنے کے لیے خوب اہتمام سے اعتکاف فرمایا۔ چنانچہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہُ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ایک تُرکی خیمے کے اندر رَمضانُ الْمُبارَک کے پہلے عشرے کا اعتکاف فرمایا، پھر درمیانی عشرے کا، پھر سرِ اقدس باہر نکالا اور فرمایا: میں نے پہلے عشرے کا اعتکاف شبِ قدر تلاش کرنے کیلئے کیا، پھر اسی مقصد کے تحت دوسرے عشرے کا اعتکاف بھی کیا، پھر مجھے اللہ پاک کی طرف سے یہ خبر دی گئی کہ شبِ قدر آخری عشرے میں ہے۔ لہٰذا جو شخص میرے ساتھ اعتکاف کرنا چاہے وہ آخری عشرے کا اعتکاف کرے۔ اس لئے کہ مجھے پہلے شب قدر دکھادی گئی تھی پھر بُھلادی گئی، لہٰذا اب تم شبِ قدر کو آخری

1 ...شرح بخاری لابن بطال، کتاب الاعتکاف، باب الاعتکاف فی العشر الاوسط من رمضان، 4/181، مکتبۃ الرشد ریاض

2 ...بخاری، کتاب فضل لیلۃ القدر، باب فضل لیلۃ القدر، ص527، حدیث:2014

عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔[1]

اُمّہاتُ المؤمنین کا اعتکاف

پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اَزواجِ مُطہَّرات بھی اِعتکاف فرمایا کرتی تھیں چنانچہ اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضور نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم وفاتِ ظاہری تک رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف فرماتے رہے پھر اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ازواجِ مُطہَّرات بھی اعتکاف فرماتی رہیں۔[2]

اُمُّ المؤمنین حضرت خدیجہ کا اعتکاف

حضرت خدیجۃُ الکبریٰ رضی اللہُ عنہا وہ عظیمُ الشّان ہستی ہیں جنہیں نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پہلی زوجہ ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ آپ نے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ہر قدم پر مدد فرمائی اور اپنا جان ومال آپ کی خدمت کے لئے پیش کردیا۔ نزولِ وحی سے پہلے جب نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم عبادتِ الٰہی کے لیے غارِ حرا میں اعتکاف فرمایا کرتے تو آپ رضی اللہُ عنہا بھی نہ صرف آپ کے لیے کھانا پانی لایا کرتیں بلکہ بسا اوقات کچھ مدت کے لیے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ ہی غار میں اعتکاف بھی فرمایا کرتیں۔ چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہُ عنہا سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ حضرت خدیجہ رضی اللہُ عنہا نے ایک مہینے کا اعتکاف کیا۔ اتفاق سے وہ رمضان شریف کا مہینہ تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اعتکاف سے باہر تشریف لائے تو

---

1 ... مسلم، کتاب الصیام، باب فضل لیلۃ القدر...الخ، ص425، حدیث:1167، دار الکتب العلمیہ بیروت / مشکاۃ المصابیح، کتاب الصوم، باب لیلۃ القدر، 1/392، حدیث:2086، دار الکتب العلمیہ بیروت

2 ... بخاری، کتاب الاعتکاف، باب الاعتکاف فی العشر الاواخر...الخ، ص530، حدیث:2026

www.dawateislami.net

حضرت جبریل و میکائیل علیہما السّلام نے آپ کے سینۂ مبارک کو چاک کر کے اسے دھویا۔ (1)

حضرت عائشہ صدّیقہ کا اعتکاف

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا بھی اعتکاف فرمایا کرتی تھیں، چنانچہ مروی ہے کہ آپ اعتکاف کی حالت میں جب حاجت کے لئے گھر میں تشریف لے جاتیں اور (گھر والوں میں سے کسی) مریض کے پاس سے گزرتیں تو چلتے چلتے اس کا حال پوچھ لیتی تھیں، (لیکن) اس کے پاس ٹھہرتی نہیں تھیں۔ (2)

حضرت زینب کا اعتکاف

اسی طرح اُمّ المؤمنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا اعتکاف کرنا بھی روایات سے ثابت ہے، چنانچہ مروی ہے کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ اعتکاف کیا کرتی تھیں۔ (3)

خواتین گھروں میں اعتکاف کریں

واضح رہے کہ بعض اُمّہات المؤمنین کا حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ مسجد نبوی شریف میں اعتکاف کرنا ابتدائی دور میں تھا، بعد میں خود حضور نے انہیں منع کیا اور ان کے خیمے اُتروا دیئے جیسا کہ روایات میں ہے کہ ایک مرتبہ اَزواجِ مطہَّرات نے مسجدِ نبوی میں اعتکاف کے لیے کپڑے کے خیمے لگائے تو نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ان کے خیمے اُکھڑوا

---

1 ...مسند طیالسی، مسند عائشۃ ام المؤمنین، 3/125، حدیث:1643

2 ... مصنف عبد الرزاق، کتاب الاعتکاف، باب سنۃ الاعتکاف، 4/274، حدیث:8085، دار الکتب العلمیہ بیروت / مسلم، کتاب الحیض، باب جواز غسل الحائض...الخ، حدیث:297

3 ...دارمی، کتاب الوضو، باب اذا اختلطت علی المراۃ ایام حیضھا...الخ، ص253، حدیث:901، دار المعرفہ بیروت

دیے تھے۔[1] لہٰذا خواتین کے لئے اب یہی حکم ہے کہ وہ اپنے گھر میں اعتکاف کریں۔ بہارِ شریعت میں ہے: عورت کو مسجد میں اعتکاف (کرنا) مکروہ ہے۔[2] امیرِ اہلِ سنّت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ فرماتے ہیں: ''اسلامی بہنیں مسجد میں نہیں صرف مسجدِ بیت میں اعتکاف کریں۔ مسجدِ بیت اُس جگہ کو کہتے ہیں جو عورت گھر میں اپنی نماز کے لئے مخصوص کر لیتی ہے۔ اسلامی بہنوں کے لئے یہ مستحب بھی ہے کہ گھر میں نماز پڑھنے کے لئے جگہ مقرر کریں اور اس جگہ کو پاک وصاف رکھیں اور بہتر یہ ہے کہ اس جگہ کو چبوترے وغیرہ کی طرح بلند کر لیں۔ بلکہ اسلامی بھائیوں کو بھی چاہئے کہ نوافل کے لئے گھر میں کوئی جگہ مقرر کر لیں کہ نفل نماز گھر میں پڑھنا افضل ہے۔''[3]

نوٹ: مسجدِ بیت بنانے کے فضائل وبرکات، نیز مسجدِ بیت میں اعتکاف کرنے والی اسلامی بہنوں کے مختلف مسائل واحکام جاننے کے لیے 32 صفحات پر مشتمل شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کا رسالہ ''گھریلو مسجد بنانا سنّت ہے'' کا مطالعہ کیجئے۔

صحابۂ کرام کا اعتکاف

پیارے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم ماہِ رمضان اور اس میں اعتکاف کی قدر ومنزلت سے خوب آگاہ تھے۔ یہ حضرات رمضان کی آمد سے پہلے ہی اپنی عبادات بڑھا دیا کرتے، تلاوتِ قرآن کی طرف خُوب مُتَوَجِّہ ہو جاتے، اس کے ساتھ ساتھ رَمَضان شریف کا چاند نَظَر آتے ہی غُسل کر کے اِعتکاف میں بیٹھ جایا کرتے تھے۔[4] کئی صحابۂ کرام رضی اللہ

1 ...مرآۃ المناجیح، 3/212 ملخصاً
2 ...بہارِ شریعت، 1/1021، حصہ: 5، مکتبۃ المدینہ کراچی
3 ...فیضانِ رمضان، ص289، مکتبۃ المدینہ کراچی
4 ...غنیۃ الطالبین، الجزء الاول، القسم الثالث: مجلس فی فضل شھر شعبان...الخ، ص341 ملخصاً، دار الکتب العلمیہ بیروت

www.dawateislami.net

عنہم سے متعلّق مروی ہے کہ وہ مختلف علاقوں کی مساجد میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ آیئے چند صحابۂ کرام کے اعتکاف اور ان کے مبارک انداز کا تذکرہ ملاحظہ کرتے ہیں۔

عبد اللہ بن عمر کے اعتکاف کا انداز

مشہور تابعی بزرگ حضرت عَطاء بن ابی رَباح رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ صحابیِ رسول حضرت عبدُ اللہ بن عمر رضی اللہُ عنہما جب اعتکاف فرماتے تو ایک خیمہ لگا لیتے تھے، اسی میں اپنی ضرورت کو پورا کرتے اور اپنے گھر کی چھت کا سایہ نہ حاصل کرتے تھے (یعنی گھر میں تشریف نہ لے جایا کرتے)۔[1]

حضرت یعلیٰ بن اُمیّہ کا اعتکاف

حضرت یعلیٰ بن اُمیّہ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: بے شک اگر میں گھڑی بھر کے لئے بھی مسجد میں ٹھہرتا تو ضرور اعتکاف کی نیت سے ہی ٹھہرا کرتا تھا۔[2] آپ رضی اللہُ عنہ اپنے ساتھی کو فرمایا کرتے تھے کہ آؤ ہمارے ساتھ چلو، ہم کچھ دیر مسجد میں اعتکاف کرلیں۔[3]

حضرت مَسلَمہ بن مخلّد خزرَجی کا اعتکاف

اَنصاری صحابی حضرت مَسلَمہ بن مُخلَّد خَزرَجی رضی اللہُ عنہ مصر کے گورنر تھے۔ آپ رضی اللہُ عنہ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ مصر کی جامع مسجد کے مَنارے میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔[4] آپ وہ شخصیّت ہیں جنہوں نے مصر کی جامع مسجد کی توسیع کا حکم

---

1 ... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الصیام، من کرہ للمعتکف ان یدخل سقفاً، 2/502، حدیث:1، ملتان پاکستان

2 ... مصنف عبد الرزاق، کتاب الاعتکاف، باب الجوار والاعتکاف، 4/265، حدیث:8036

3 ... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الصیام، ما قالوا فی المعتکف یاتی اہلہ بالنہار، 2/501، حدیث:4

4 ... المواعظ والاعتبار بذکر الخطط والآثار، ذکر الاذان بمصر... الخ، 4/51، دار الکتب العلمیہ بیروت

ارشاد فرمایا[1] اور آپ نے ہی سب سے پہلے سن 53 ہجری میں مِصر کی مساجد میں مَنارے تعمیر کروائے تاکہ موذّن اس پر چڑھ کر اذان دیں۔[2]

حضرت عبدُ اللہ ابن اُنیس کا اعتکاف

صحابیِ رسول حضرت عبد اللہ بن اُنَیس رضی اللہ عنہ مسجدِ نبوی شریف سے کچھ دور جنگل میں رہا کرتے اور وہیں نمازیں ادا کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ماہِ رمضان کی راتوں میں مسجدِ نبوی شریف کے اندر اعتکاف کے لیے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے اجازت چاہی، چنانچہ آپ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے پاس جنگل ہے جس میں، میں رہتا ہوں اور الحمدللہ وہاں ہی نمازیں پڑھتا ہوں۔ مجھے ایک رات بتادیجئے کہ میں اُس رات مسجد میں آیا کروں۔ فرمایا: تیئیسویں رات آجایا کرو۔ (راوی کہتے ہیں) میں نے ان کے بیٹے سے پوچھا پھر تمہارے والد کیا کرتے تھے؟ اس نے کہا: جب عصر پڑھ لیتے تو مسجدِ نبوی میں چلے جاتے پھر نمازِ فجر پڑھنے سے پہلے کسی کام کے لیے نہ نکلتے۔ جب نمازِ فجر پڑھ لیتے تو اپنی سواری مسجد کے دروازے پر پاتے اس پر سوار ہو کر اپنے جنگل چلے جاتے تھے۔[3]

فاروقِ اعظم اور اعتکاف کی منّت

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے والد گرامی امیرُ المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! میں نے زمانۂ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ ایک رات مسجد حرام میں اِعتکاف

---

1 ...حسن المحاضرۃ فی تاریخ مصر والقاہرۃ، ذکر جوامع مصر، 2/240، دار احیاء الکتب العربیہ

2 ...الاستیعاب، رقم: 2432، مسلمۃ بن مخلد الساعدی، 3/455، دار الکتب العلمیہ بیروت

3 ...ابو داود، کتاب شھر رمضان، باب فی لیلۃ القدر، ص226، حدیث: 1380، دار الکتب العلمیہ بیروت

www.dawateislami.net

کروں گا، کیا میں اپنی نذر پوری کروں ؟ تو حضور نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ہاں! اپنی نذر پوری کرو۔[1] جبکہ بُخاری شریف کی دوسری روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دن اعتکاف کرنے کی منّت مانی تھی۔[2]

منّت اِعتکاف میں تاخیر کا سبب؟

مفتی اَحمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: زمانۂ جاہلیت حضور انور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی نبوت سے پہلے زمانہ کو کہتے ہیں جب اہلِ عرب بالکل اندھیروں میں تھے گزشتہ نبیوں کی تعلیم گم ہوچکی تھی، مگر یہاں اِشاعتِ نبوّت سے پہلے کا زمانہ مراد ہے کیونکہ حضرت عمر کی یہ نذر قبولِ اسلام کے بعد کی ہے کہ آپ نے مسلمان ہو کر یہ نذر مانی مگر پوری نہ کرسکے کیونکہ کفّارِ مکہ کا بہت زور تھا وہ آپ کو مسجدِ حرام میں رات گزارنے نہ دیتے تھے وہاں ٹھہرنے میں آپ کو جان کا خطرہ تھا۔[3]

اعتکاف کرنے والے بزرگانِ دین

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ اللہ پاک کی عبادت اور اپنے نفس کی اصلاح کے لیے ریاضت کی غرض سے کسی گوشۂ تنہائی کو اختیار کرنا اور ظاہری دنیا سے کٹ کر، مسجد کے پاکیزہ ماحول میں اعتکاف کرنا شروع زمانہ سے چلتا آرہا ہے۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اُمّت میں بھی یہ سلسلہ ازواجِ مطہَّرات اور صحابۂ کِرام سے چلتا ہوا آج تک اللہ والوں کا معمول رہا ہے۔ ہمارے بعض بزرگانِ دین تو ایک ایک سال کے لئے

1 ...بخاری، کتاب الاعتکاف، باب الاعتکاف لیلا، ص 531، حدیث: 2032
2 ...بخاری، کتاب فرض الخمس، باب ماکان النبی یعطی المؤلفۃ، ص 806، حدیث: 3144
3 ...مرآۃ المناجیح، 3/214

www.dawateislami.net

بھی مسجد میں اعتکاف کیا کرتے تھے، ورنہ کم از کم ماہِ رمضان کا اعتکاف تو نہایت اہتمام سے کیا کرتے تھے۔ آیئے! چند بزرگوں کے مبارک انداز ملاحظہ کرتے ہیں۔

حضرت ابو محمد جُرَیْرِی کا اعتکاف

حضرت ابو محمد مُغازِلی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو محمد جُرَیْرِی رحمۃُ اللہِ علیہ نے مکہ مکرمہ میں ایک سال اعتکاف فرمایا۔ اس دوران نہ آپ سوئے، نہ کسی سے بات کی، نہ ہی کسی ستون یا دیوار سے ٹیک لگائی اور نہ پاؤں پھیلائے۔ ایک بار حضرت ابو بکر کَتّانی رحمۃُ اللہِ علیہ نے انہیں سلام کرنے کے بعد کہا: اے ابو محمد! آپ اس اعتکاف پر کس طرح قادر ہوئے؟ فرمایا: اُس علم کی برکت سے جس نے میرے باطِن کو سچا بنا دیا اور میرے ظاہِر پر بھی اس کا رنگ چڑھ گیا۔ یہ سن کر حضرت ابو بکر کَتّانی رحمۃُ اللہِ علیہ سر جھکائے سوچتے ہوئے چل پڑے۔[1]

سبحانَ اللہ! ابو محمد جُرَیْری رحمۃُ اللہِ علیہ کے مبارک انداز سے معلوم ہوا کہ اعتکاف کی حالت میں زیادہ سے زیادہ عبادت کی طرف توجہ دینی چاہئے، کھانے، پینے، سونے اور دنیاوی باتوں سے حتَّی الامکان بچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ حضرت ابو محمد احمد جُرَیری رحمۃُ اللہِ علیہ صوفیائے کرام کے مشائخ میں سے تھے، حضرت جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ کے بڑے اصحاب میں شمار ہوتے تھے اور اُن کی وفات کے بعد آپ کو ہی ان کا خلیفہ بنایا گیا، آپ نے 311 ہجری میں وصال فرمایا۔[2]

---

1 ...احیاء العلوم، کتاب المراقبۃ والمحاسبۃ، المرابطۃ الخامسۃ: المجاہدۃ، 4/496، دار الکتب العلمیہ بیروت

2 ...طبقات الصوفیہ، الطبقۃ الثالثۃ من آئمۃ الصوفیہ، ص 203 ملتقطاً، دار الکتب العلمیہ بیروت

www.dawateislami.net

چاند رات بھی مسجِد اعتکاف میں گزارو

حدیث کے ثِقہ عالِم حضرت عمران بن حُدَیْر سَدُوسی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ تابعی بزرگ،(1) حضرت ابومِجلَز سَدُوسی بصری رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: کہ تم عید الفطر کی رات بھی اسی مسجد میں گزارو جس مسجد میں تم نے اعتکاف کیا ہو حتّٰی کہ تمہاری صبح تمہارے مصلّے پر ہونی چاہئے۔(2) تابعی بزرگ اور امامِ اعظم کے استادِ محترم حضرت ابراہیم نَخَعی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم مُعتکِف کے لئے اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ عیدُ الفطر کی رات مسجد ہی میں گزارے تاکہ وہیں سے اس کے دن (یعنی عید کے مبارک روز) کی ابتدا ہو۔(3) حضرت امام مالک رحمۃُ اللہِ علیہ نے بزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم کا یہ معمول بیان فرمایا ہے کہ وہ حضرات رَمَضانُ المبارَک کے آخری عشرے کا اعتکاف کرتے اور چاند رات اپنے گھروں پر نہیں لوٹتے تھے جب تک کہ لوگوں کے ساتھ عید کی نماز ادا نہ کرلیتے۔(4)

ابو بکر بن عبد الرحمن کا اعتکاف

بہت بڑے تابعی بزرگ اور 7 فقہائے مدینہ میں سے ایک عظیم فقیہ حضرت ابو بکر بن عبد الرحمن بن حارِث مَخزومی مدنی رحمۃُ اللہِ علیہ جب اعتکاف فرماتے تو اس وقت تک گھر نہ جاتے جب تک کہ مسلمانوں کے ساتھ نمازِ عید نہ پڑھ لیتے تھے (یعنی چاند رات بھی مسجد

---

1 ... تابعی اس شخص کو کہتے ہیں کہ جو ایمان کی حالت میں کسی صحابی سے ملا ہو اور ایمان پر ہی اس کا خاتمہ ہوا ہو۔ (قواعد الفقہ، باب التاء، ص217، باب المدینہ کراچی)

2 ... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الصیام، من کان یحب ان یغدو المعتکف... الخ، 2/504، حدیث: 3

3 ... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الصیام، من کان یحب ان یغدو المعتکف... الخ، 2/504، حدیث: 2

4 ... موطا امام مالک، کتاب الاعتکاف، باب خروج المعتکف للعید، ص178، حدیث: 712، دار الفکر، بیروت

میں عبادت و ریاضت میں گزارتے اور نمازِ عید کی ادائیگی کے بعد گھر پہنچتے)۔[1]

امام شمس الدین شربینی شافعی کا اعتکاف

فِقہ شافعی کے امام، حضرت علامہ شمسُ الدّین محمد بن محمد شَرْبِینی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ کی عادتِ مبارکہ تھی کہ آپ یکم رمضان سے اعتکاف میں بیٹھ جاتے اور اُس وقت تک مسجد سے باہر نہ نکلتے جب تک کہ نمازِ عید نہ پڑھ لیتے تھے۔[2]

حضرت سعید بن جُبیر کا اعتکاف

جلیلُ القدر تابعی بزرگ حضرت سعید بن جُبَیر رحمۃُ اللہِ علیہ جنہیں محدّثین نے خیرُ التابعین کا لقب دیا ہے، ان کے بارے میں تابعی بزرگ حضرت منصور بن مُعتَمِر رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: آپ رحمۃُ اللہِ علیہ اپنی قوم کی مسجد میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔[3]

حضرت ابو الاحوص کا اعتکاف

صحابیِ رسول حضرت مالِک بن نَضْلہ کے بیٹے اور عبد اللہ بن مسعود کے شاگرد، مشہور تابعی بزرگ حضرت ابُو الْاَحْوَص عَوف بن مالِک جُشَمِی رحمۃُ اللہِ علیہ اپنی قوم کی مسجد میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔[4]

حضرت ہمام بن حارث کا اِعتکاف

بہت بڑے فقیہ اور تابعی بزرگ، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہُ عنہ کے شاگرد

---

1 ... موطا امام مالک، کتاب الاعتکاف، باب خروج المعتکف للعید، ص178، حدیث:711

2 ... التفسیر والمفسرون، الجزء الاول، الباب الثالث: المرحلۃ الثالثۃ للتفسیر، ص289، دار الحدیث، مصر

3 ... مصنف عبد الرزاق، کتاب الاعتکاف، باب لاجوار الا فی مسجد جماعۃ، 4/266، حدیث:8042

4 ... مصنف عبد الرزاق، کتاب الاعتکاف، باب لاجوار الا فی مسجد جماعۃ، 4/266، حدیث:8043

حضرت ہَمّام بن حارِث بن قَیس بن عَمْرو نَخَعی کوفی رحمۃُ اللہِ علیہ اپنی قوم کی مسجد میں اعتکاف فرماتے تھے۔[1]

حضرت ابو قلابہ کا اعتکاف

مشہور تابعی بزرگ، حضرت ابو قِلابہ عبدُ اللہ بن زید جَرْمِی رحمۃُ اللہِ علیہ کے بارے میں حضرت ایّوب سختیانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: آپ رحمۃُ اللہِ علیہ اپنی قوم کی مسجد میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔[2] یہاں تک کہ (ایک بار) حضرت ابو قِلابہ رحمۃُ اللہِ علیہ عیدُ الفطر کے دن اپنی قوم کی مسجد میں آئے اور اس مسجد میں (نفلی) اعتکاف فرمایا۔[3]

پیارے اسلامی بھائیو! یاد رہے! گاؤں دیہات، قبائل اور چھوٹی بستیوں کی مساجد میں بھی اعتکاف درست ہے، چنانچہ مفتی امجد علی اَعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ”مسجدِ جامع (جس میں پانچ وقت باجماعت نماز ہوتی ہو) ہونا اعتکاف کے لئے شرط نہیں بلکہ مسجدِ جماعت میں بھی (اعتکاف) ہو سکتا ہے۔ مسجدِ جماعت وہ ہے جس میں امام و موذِّن مقرر ہوں، اگرچہ اس میں پنجگانہ جماعت نہ ہوتی ہو اور آسانی اس میں ہے کہ مطلقاً ہر مسجد میں اعتکاف صحیح ہے اگرچہ وہ مسجد جماعت نہ ہو، خصوصاً اس زمانہ میں کہ بہتیری (بہت ساری) مسجدیں ایسی ہیں جن میں نہ امام ہیں نہ موذن۔“[4]

امام شاطبی کا اعتکاف

باکمال مُفَسِّر، مُحَدِّث اور فنِّ قراءت کے امام ابو محمد قاسِم شاطبی رحمۃُ اللہِ علیہ انتہائی

1 ... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الصیام، من اعتکف فی مسجد قومہ و من فعلہ، 2/502، حدیث: 5
2 ... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الصیام، من اعتکف فی مسجد قومہ و من فعلہ، 2/502، حدیث: 1
3 ... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الصیام، من کان یحب ان یغدو المعتکف ... الخ، 2/504، حدیث: 1
4 ... بہارِ شریعت، 1/1020، حصہ: 5

مُتّقی وپرہیز گار تھے۔ جب سلطان صلاحُ الدّین ایوبی نے بیتُ المقدَس فتح کیا تو آپ رحمۃُ اللہِ علیہ بیتُ المقدَس کی زیارت کے لیے تشریف لے گئے اور وہاں ماہِ رمضان کے روزے رکھے، اعتکاف کیا اور واپس مصر لوٹ آئے۔ (1)

امام ہُزموری اور شیرازی کا اعتکاف

امام ابو عبد اللہ محمد ہِزمیری رحمۃُ اللہِ علیہ ، حضرت ابو بکر شیرازی رحمۃُ اللہِ علیہ کے پاس رہا کرتے تھے، اور اپنے نفس کو سخت مجاہدہ، عبادت اور رات کے قیام کا پابند رکھتے تھے۔ رمضان کے آخری عشرے میں مسجد میں اعتکاف کرتے اور وہاں سے باہر نہ نکلتے یہاں تک کہ ان کے پاؤں اور پنڈلیاں سوج جاتیں۔ آپ دونوں ہر رات صرف دس دانے کشمش، آدھے آدھے تقسیم کر کے گزر بسر کیا کرتے تھے۔ بعض اوقات تو بالکل فاقہ بھی کر لیتے تھے، یہاں تک کہ جب وہ اپنے اعتکاف سے باہر آتے تو حد درجہ دبلا پن اور کمزوری کی وجہ سے پہچانے نہیں جاتے تھے۔ (2)

حضرت مالک بن دینار کا اعتکاف

حضرت مالک بن دینار رحمۃُ اللہِ علیہ جو ثقہ تابعین میں سے ہیں، آپ دمشق میں سکونت پذیر تھے اور حضرت امیرِ معاویہ رضی اللہُ عنہ کی تیار کردہ مسجد میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ان کے دل میں خیال آیا کہ کوئی ایسی صورت پیدا ہو جائے کہ مجھے اس مسجد کا متولی بنا دیا جائے۔ چنانچہ آپ نے اعتکاف میں اضافہ کر دیا اور اتنی کثرت سے نمازیں پڑھیں کہ ہر شخص آپ کو ہمہ وقت نماز میں مشغول دیکھتا۔ ایک سال اسی طرح گزر گیا۔

1 ...فتح الوصید فی شرح القصید للشاطبی، 1 / 33، دار البیان للنشر والتوزیع کویت

2 ...تحفۃ لطیفۃ فی تاریخ مدینۃ شریفہ، رقم: 4062، محمد الہزموری، 7 / 222، مرکز بحوث دراسات المدینۃ المنورہ سعودیہ

www.dawateislami.net

ایک مرتبہ آپ مسجد سے باہر آئے تو ایک غیبی نِدا آئی: اے مالک! تجھے اب توبہ کرنی چاہیے۔ یہ سن کر آپ کو اپنی ایک سال تک کی عبادت پر شدید رنج و شرمندگی ہوئی، اس کے بعد آپ اپنے دل کو ریا سے خالی کرکے خُلوصِ نیت کے ساتھ عبادت میں مشغول ہو گئے۔ پھر ایک دن صبح کے وقت مسجد کے دروازے پر لوگوں کا ایک مجمع تھا، اور لوگ آپس میں کہہ رہے تھے کہ "مسجد کا انتظام ٹھیک نہیں ہے لہٰذا اسی شخص کو متولّی مسجد بنا دیا جائے اور تمام انتظامی امور اس کے سپرد کر دیئے جائیں۔" سارا مجمع اس بات پر متفق ہو کر آپ کے پاس پہنچا اور آپ کے نماز سے فارغ ہونے کے بعد انہوں نے آپ سے عرض کی: کہ "ہم باہمی طور پر کئے گئے متفقہ فیصلے سے آپ کو مسجد کا متولی بنانا چاہتے ہیں۔"

آپ نے اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کی: اے اللہ! میں ایک سال تک دکھاوے کی عبادت میں اس لیے مشغول رہا کہ مجھے مسجد کی تَولِیَت حاصل ہو جائے مگر ایسا نہ ہوا، اب جبکہ میں صِدقِ دل سے تیری عبادت میں مشغول ہوا تو تیرے حکم سے تمام لوگ مجھے متولی بنانے آپہنچے اور میرے اوپر یہ بار ڈالنا چاہتے ہیں، لیکن میں تیری عظمت کی قسم کھاتا ہوں کہ میں نہ تو اب تَولِیَت قبول کروں گا اور نہ مسجد سے باہر نکلوں گا۔" یہ کہہ کر پھر عبادت میں مشغول ہو گئے۔ (1)

مغفرت کروا کر ہی اُٹھوں گا

منقول ہے کہ ایک شخص کسی مسجد میں داخل ہوا، وہاں ایک دَرْوَیش و نیک آدمی کو اعتکاف کی حالت میں دیکھا تو پوچھا: آپ اِس وقت یہاں کیوں بیٹھے ہیں؟ انہوں نے فرمایا:

1 ...تذکرۃ الاولیاء، باب چہارم، ذکر مالک دینار، 1 / 48-49، انتشارات گنجینہ

مجھ سے اس گھر والے کی نافرمانی ہوگئی تو میں نے اُس کے گھر میں بیٹھنے کو لازم کرلیا اور یہ عہد کرلیا ہے کہ وہ جب تک میری مغفرت نہیں فرمادے گا میں یہاں سے نہیں جاؤں گا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! پتا چلا کہ اعتکاف کی عبادت اللہ پاک کی بارگاہ میں امید و یقین کا دامن تھام کر کرنی چاہیے کہ کیا معلوم رحمتِ الٰہی کو جوش آجائے اور ہم گنہ گاروں کو مغفرت کا پروانہ عطا ہوجائے، چنانچہ حضرت سیدنا عطاء خُراسانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ”مُعتکِف کی مِثال اس شخص کی سی ہے جو اللہ پاک کے در پر آپڑا ہو“ اور یہ کہہ رہا ہو: ”یا اللہ پاک جب تک تُو میری مغفِرت نہیں فرمادے گا مَیں یہاں سے نہیں جاؤں گا۔“[2]

یاربّ اِک ساعت میں دُھل جائیں سیہ کاروں کے جرم
جوش میں آجائے اب رحمت رسول اللہ کی

مُجدّدِ اَلفِ ثانی اعتکاف فرمایا کرتے

سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کے عظیم پیشوا، حضرت شیخ مجدّدِ اَلف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی نقشبندی رحمۃُ اللہِ علیہ کے معمولات میں تھا کہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ رَمَضانُ الْمُبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔[3]

سَیّد آلِ محمد مارِہرَوِی کا اعتکاف

حضرتِ ابوالبَرَکات سَیّد آلِ محمد مارِہرَوِی رحمۃُ اللہِ علیہ سلسلہ عالیہ قادریہ کے عظیم پیشوا گزرے ہیں۔ آپ مکمل 3 سال تک اعتکاف میں خلوَت گُزیں (یعنی گوشہ نشین) رہے اور جو کی

---

1 ...علمُ القلوب، باب النیۃ فی جلوس العبد فی المساجد والقعود فیھا، ص196، دار الکتب العلمیہ بیروت

2 ...شعب الایمان، باب فی الاعتکاف، 3/ 426، حدیث:3970، دار الکتب العلمیہ بیروت

3 ...حَضَراتُ القُدس، دفتر دُوُم، ص93، محکمۂ اوقاف پنجاب لاہور

روٹی سے افطار کیا کرتے تھے۔ آپ کے والدِ محترم نے اپنی زندگی میں ہی آپ کو اپنا مکمل سجادہ نشین مقرّر فرما دیا تھا۔ جب کوئی طالِب آپ کے والِد ماجِد کی خِدمت میں آتا تو فرماتے: آلِ محمد کے پاس جاؤ، اس نے میرے سر سے بہت بوجھ ہلکا کر دیا ہے اور مجھے بہت راحت و آرام بخشا ہے۔ (1)

امامِ اہلِ سنّت کا اعتکاف

امامِ اہلِ سنّت، مجدّدِ دین وملت، مولانا احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ بھی ماہِ رمضان میں اعتکاف کا خصوصی اہتمام فرمایا کرتے۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ بعدِ افطار کھانا تناول نہ فرماتے بلکہ صرف پان نوش فرماتے۔ جبکہ سحری کے وقت گھر سے صرف ایک چھوٹے سے پیالے میں فیرینی اور ایک پیالی میں چٹنی آیا کرتی تھی، وہ نوش فرمایا کرتے تھے۔ (2) (یعنی غذا کم اور سادہ رکھتے تھے کیونکہ سحر و افطار میں زیادہ کھانے سے طبیعت بوجھل ہو جاتی ہے اور تراویح و دیگر عبادات میں سستی پیدا ہوتی ہے)

امیرِ اہلِ سنّت کا اعتکاف

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ نے تقریباً 29 سال کی عمر میں 1399ھ مطابق 1979ء میں اکیلے اپنی زندگی کا پہلا اعتکاف نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر باب المدینہ (کراچی) میں فرمایا، جہاں آپ امامت بھی فرماتے تھے۔ اگلے سال 1980ء میں آپ کے ساتھ 2 اسلامی بھائی مُعتکِف ہوئے جبکہ اس سے اگلے سال 1981ء میں نور مسجد میں کم و بیش 28 اسلامی بھائیوں نے

---

1 ...شرح شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ، ص 111 بتغیرٍ
2 ...حیاتِ اعلیٰ حضرت، 1 / 151 ملخصاً، مکتبۃ المدینہ کراچی

اِعتِکاف کی سعادت پائی۔ اُس وقت ایک مسجد میں 28 نوجوانوں کا اعتکاف کرنا اتنی بڑی بات تھی کہ اس اجتماعی اعتکاف کی دھوم مچ گئی اور لوگ دُور دُور سے معتکف اسلامی بھائیوں کی زیارت کے لئے آنے لگے۔ اسی عرصے میں دعوتِ اسلامی کا مدنی سورج طلوع ہوا، دعوتِ اسلامی کے اوّلین مدنی مرکز گُلزارِ حبیب مسجد (گلستان اوکاڑوی سولجر بازار باب المدینہ کراچی) میں 1402ھ مطابق 1982ء میں اجتماعی اعتکاف کا سلسلہ شروع ہوا جس میں امیرِ اہلِ سنّت کے ہمراہ تقریباً 60 اسلامی بھائیوں نے اعتکاف کی سعادت پائی۔[1]

اعتکاف کے فضائل

پیارے اسلامی بھائیو! اعتکاف اللہ پاک کی ایسی بابرکت اور پاکیزہ عبادت ہے جس میں بندہ ظاہری دنیا سے کٹ کر، مسجد کے پاکیزہ ماحول میں اپنے دل کو اللہ کی یاد اور اس کے ذکر سے آباد کرتا ہے اور دنیا کی رنگینیوں، خواہشات اور گناہوں سے بچتے ہوئے اللہ پاک کی رحمت کے قریب ہوجاتا ہے۔ اعتکاف کا لغوی معنیٰ ہے: "ایک جگہ جمے رہنا"[2] شریعت میں **"اللہ کی رضا کے لئے مسجد کے اندر بہ نیتِ اِعتکاف ٹھہرنا"** اعتکاف ہے۔[3]

گزشتہ صفحات میں آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ اعتکاف بہت پرانی عبادت ہے جو گزشتہ انبیاء کے دین میں بھی موجود تھی اور اس امت میں بھی آج تک مسلمان اس کا اہتمام کرتے چلے آرہے ہیں۔ اعتکاف کے بے شمار فضائل ہیں، چنانچہ تفسیرِ نعیمی میں ہے: (1) بعض دینوں میں ترکِ دنیا بہترین عبادت ہے۔ اسلام نے اس طرح ترکِ دنیا کرایا جس سے

---

1 ...ماہنامہ فیضانِ مدینہ، ذوالقعدۃ الحرام 1438، اگست 2017، ص 47

2 ...فیضانِ رمضان، ص 234

3 ... فتاوی ہندیہ، کتاب الصوم، الباب السابع فی الاعتکاف، 1/ 232، دار الکتب العلمیہ بیروت

دنیوی کاروبار بھی بند نہ ہوں اور لوگ تارِکُ الدّنیا بھی ہو جائیں یعنی ماہ رمضان میں کچھ دن گھر بار چھوڑ کر بال بچوں سے منہ موڑ کر خانۂ خدا میں آ بیٹھیں اور جلوت سے نکل کر خلوت کے مزے لیں۔ یہ ترکِ دنیا جوگی اور سادھو بننے سے بدرجہا بہتر ہے۔(2)معتکف اس بھکاری کی طرح ہے جو غنی کے دروازہ پر اَڑ کر بیٹھ جائے اور کہے: میں تو بھیک لے کر ہی جاؤں گا۔ ایسے ہی یہ بھی اللہ کے دروازے پر اَڑ کر بیٹھ جاتا ہے کہ بغیر لئے نہیں ہٹتا۔ دروازے والے کو اپنے دروازے کی لاج ہوتی ہے، مسجد والے کو اپنے دروازے کا لحاظ ہوتا ہے۔ وہ ضرور دے کر ہی بھیجے گا، مگر اخلاص شرط ہے۔(3)اعتکاف میں دل ماسِوَا اللہ سے خالی ہو کر اللہ ہی کی طرف متوجہ رہتا ہے۔(4)اعتکاف میں لوگوں سے علیحدگی اور رب سے قرب ہوتا ہے جس سے یہ لوگوں سے اور لوگ اس سے محفوظ رہتے ہیں۔(5)اعتکاف میں نفس کی آگ بجھ جاتی ہے۔(6)اعتکاف میں انسان دنیا سے منہ موڑ لیتا ہے اور یہ ہی صدق واخلاص کا دروازہ ہے۔(7)اعتکاف میں رب سے انس، اس پر توکل، تھوڑے رزق پر رضا ہوتی ہے۔(8)اعتکاف میں انسان تمام گناہوں سے محفوظ رہتا ہے کیونکہ لوگوں سے میل جول کی حالت میں جھوٹ غیبت وغیرہ بہت سے گناہ ہوتے رہتے ہیں۔ معتکف کو صرف نمازیوں سے ہی ملاقات کا موقع ملتا ہے۔(9)اعتکاف سے انسان رب کی رحمتِ خاص کے قابل ہو جاتا ہے۔ دیکھو موسیٰ علیہ السّلام سے 40دن کا اعتکاف کرا کر انہیں توریت دی گئی۔ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے بھی غارِ حرا میں چھ ماہ کا اعتکاف فرمایا۔ تب آپ کو (اظہارِ) نبوت اور قرآن کریم عطا ہوئے اگرچہ وہ موجودہ اعتکاف سے کچھ مختلف تھے مگر ان میں دنیا سے علیحدگی تو تھی۔(10)صوفیائے کرام بھی خاص اعمال کے لئے چِلّے کیا کرتے ہیں۔ یہ بھی ایک قسم کا اعتکاف ہی ہے۔ جس سے انہیں صفائی قلب حاصل ہوتی

ہے۔(11) اعتکاف میں انسان کو غور و فکر کا موقع ملتا ہے۔ صوفیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: کہ ایک ساعت کی فکر ایک سال کے ذکر سے افضل ہے۔ انسان اس زمانہ میں اپنے گناہوں اور رب کی رحمتوں کو یاد کرکے توبہ استغفار بھی کرلیتا ہے اور اعتکاف ہی میں آئندہ زندگی کے لئے پروگرام بنا سکتا ہے کہ اگلی زندگی اس طرح گزارنی چاہیئے۔[1]

دعوتِ اسلامی اور اجتماعی اعتکاف

پیارے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول کے تحت رمضان المبارک میں کثیر مقامات پر پورے ماہ اور دس دن کا اجتماعی اعتکاف کروایا جاتا ہے، جس میں اسلامی بھائی خوب خوب اللہ پاک کے ذکر سے اپنے قلوب و اَذہان کو معطّر و منوّر کرتے ہیں۔ اس اعتکاف میں شامل ہونے والوں کو بے شمار دینی و دنیوی فوائد و برکات حاصل ہوتے ہیں۔ ان میں سے چند نمایاں فوائد یہ بھی ہیں:

❁ اعتکاف کی برکت سے فرض علوم سے آگاہی نصیب ہوتی ہے۔ ❁ اعتکاف کی برکت سے قرآنِ کریم دُرست مخارج کے ساتھ پڑھنے کی سعادت ملتی ہے۔ ❁ اعتکاف میں دُرست نماز پڑھنا سکھایا جاتا ہے۔ ❁ اعتکاف کی برکت سے سینکڑوں سنّتیں اور آداب سیکھے جاسکتے ہیں۔ ❁ اولیاء کرام کی صحبت نصیب ہوتی ہے۔ ❁ اجتماعی دعاؤں کی سعادت ملتی ہے۔ ❁ فرائض و نوافل کی پابندی نصیب ہوتی ہے۔ ❁ اجتماعی اعتکاف میں وقتاً فوقتاً اللہ پاک کا ذکر کرنے اور بارگاہِ رسالت میں درود و سلام کی سعادتیں ملتی ہیں۔ ❁ نمازِ عصر اور تراویح کے بعد شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے مدنی مذاکروں میں شرکت کی سَعادت نصیب ہوتی ہے۔ ❁ اعتکاف کی روحانیت سے نفس کی

---

1 ... تفسیر نعیمی، 2/249-250

اصلاح ہوتی ہے، غصہ، حسد اور بغض جیسے منفی جذبات کم ہوتے ہیں ❁ مساوات کا فروغ ہوتا اور طبقاتی فرق مٹ جاتے ہیں۔ اَلْغَرَض! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت کیا جانے والا اجتماعی اعتکاف دِین اور دنیا کے کئی فوائد کا باعث بن سکتا ہے۔

کیوں نہ ہم بھی زندگی میں ایک بار تو پورے ماہِ رَمضان کا اِعتکاف کر ہی لیں۔ نہ صرف خود بلکہ اپنے متعلقین اور قریبی افراد کو بھی زندگی میں ایک بار تو لازمی دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے کسی نہ کسی اعتکاف میں شریک کروایئے، بالخصوص نوجوانوں کو بے راہ روی کے اُمنڈتے طوفان سے بچانے، نیکیوں بھرے ماحول سے جوڑنے اور ان کی زندگیوں میں سنّتوں بھرا انقلاب برپا کرنے کے لیے انہیں دعوتِ اسلامی کے تحت اعتکاف کروایئے۔ اس کی برکت سے ان شاءاللہ الکریم دین و دنیا کی ڈھیروں برکتیں نصیب ہوں گی۔

صحابۂ کرام اور رمضان کی تیاری

غنیۃُ الطالبین میں ہے: شعبان کا چاند نظر آتے ہی صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان تلاوتِ قرآنِ کریم کی طرف خوب متوجّہ ہو جاتے، اپنے اَموال کی زکوٰۃ نکالتے تاکہ غُرَبا و مَساکین مسلمان ماہِ رمضان کے روزوں کے لئے تیاری کر سکیں، حُکّام قیدیوں کو طلب کرکے جس پر "حَد" (یعنی شرعی سزا) جاری کرنا ہوتی اس پر حَد قائم کرتے بقیّہ میں جن کو مناسب ہوتا انہیں آزاد کر دیتے، تاجر اپنے قرضے ادا کر دیتے، دوسروں سے اپنے قرضے وصول کرلیتے۔ (یوں ماہِ رمضانُ المبارک سے قبل ہی اپنے آپ کو فارِغ کرلیتے) اور رمضان شریف کا چاند نظر آتے ہی غسل کرکے (بعض حضرات) اعتکاف میں بیٹھ جاتے۔ (غنیۃ الطالبین، 1 / 341)

DAWATEISLAMI

دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے پاکستان میں

ایک ماہ رمضان اعتکاف کے مقامات

کراچی	پرانی سبزی منڈی کراچی فیضان مدینہ
حیدرآباد	آفندی ٹاؤن فیضان مدینہ حیدر آباد
میرپور خاص	عطار ٹاؤن فیضان مدینہ میرپور خاص
بدین	بدین فیضان مدینہ
نواب شاہ	گلشن مدینہ نواب شاہ فیضان مدینہ
لاڑکانہ	پرانا ایئرپورٹ آفس لاڑکانہ فیضان مدینہ
سکھر	بیراج روڈ فیضان مدینہ سکھر
ڈیرہ اللہ یار	فیضان مدینہ ڈیرہ اللہ یار
کوئٹہ	جمال مصطفیٰ مسجد مغربی بائی پاس کوئٹہ
خان پور	گلشن اقبال ٹاؤن فیضان مدینہ خانپور
ملتان	انصاری چوک شاہ رکن عالم کالونی فیضان مدینہ ملتان
ڈی جی خان	فیضان مدینہ متصل سرور کالونی [illegible] ڈیرہ غازی خان
لیہ	TDA کالونی لیہ فیضان مدینہ
سرگودھا	علی ٹاؤن فیضان مدینہ سرگودھا
فیصل آباد	سوساں روڈ مدینہ ٹاؤن فیضان مدینہ
اوکاڑہ	محبوب ٹاؤن فیضان مدینہ اوکاڑہ
شیخوپورہ	فیضان مدینہ شیخوپورہ
گجرانوالہ	گوجرانوالہ فیضان مدینہ
گجرات	شاہ جہانگیر روڈ نزد بکر منڈی فیضان مدینہ گجرات
لاہور	508k بلاک جوہر ٹاؤن فیضان مدینہ
سیالکوٹ	سیالکوٹ فیضان مدینہ
اسلام آباد	جی 11 اسلام آباد فیضان مدینہ
ڈیرہ اسماعیل خان	قریشی موڑ [illegible] ڈیرہ اسماعیل خان فیضان مدینہ
پشاور	پشاور فیضان مدینہ
مانسہرہ	نزد کامرس کالج شاہراہ ریشم روڈ مانسہرہ فیضان مدینہ
میرپور کشمیر	نیو مدنی مرکز فیضان مدینہ [illegible] میرپور
باغ کشمیر	فیضان مدینہ باغ
مظفرآباد	اپر چھتر مظفر آباد فیضان مدینہ (کشمیر)
گلگت	فیضان مدینہ گلگت

شعبہ رمضان اعتکاف

FOR DETAILS

0317-1172626

اعتکاف کی نیت کی اندراج کے لیے اس QR CODE کو اسکین کیجیے